رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا (عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا) میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

خدا تعالیٰ انسانوں کے ثابت کرنے کیلئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینجر الفضل
قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے
پتہ پر ہو
چندہ غیر ممالک سے سات روپے

الفضل

آخری زمانہ میں ایک رسول کا ظاہر ہونا ... اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

جلد ۲ | مورخہ یکم نومبر ۱۹۱۴ء مطابق ۱۱ - ذی الحجہ ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۵۹

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت فضل عمر بخیریت ہیں۔

(۲) مولوی شیر علی۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد۔ خلیفہ رشید الدین۔ مولوی محمد دین صاحب بروز جمعہ برائے ملاقات نواب لفٹنٹ گورنر سری گوبندپور تشریف لیگئے تھے۔ آج واپس آئے۔

(۳) برادران عبد العزیز۔ حاکم دین۔ بشیر احمد۔ عزیز احمد طلباء اسلامیہ کالج کے علاوہ دو احباب بھی تعطیلات عید اضحی تشریف لائے۔

(۴) دونوں سکول چار روز کے لئے بند ہوئے ہیں۔

(۵) نماز عید اضحی آج بروز ہفتہ مسجد نور میں پڑھی گئی۔

(۶) قاضی اکمل صاحب گھر تشریف لے گئے ہیں۔

تازہ خبریں

مشرقی کا زار۔ ہم نے علاقہ اکالز خویں میں جرمن حملوں کو پسپا کیا۔ لڑائی کنٹو سے جیزو۔ راوا کلوہ کزو کرونا ایلزنکا تک پھیلی ہوئی ہے۔ علاقہ راوا اور جیزو میں ہم نے دشمن کو پیچھے ہٹا دیا اور نیو الگزینڈریا پر کچھ توپ اور ۳ ہزار قیدی گرفتار کئے۔

(۲۸- اکتوبر) روسی فوج نے لوڈز پر تھوڑی سی مزاحمت کے بعد قبضہ کر لیا۔

نیویارک میں ایک تار برقی سے پتہ چلتا ہے کہ پیر کے دن ساحل روجینا پر بہت بھاری گولہ باری ہوئی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بحری لڑائی ہو رہی ہے۔

(۲۸- اکتوبر) تمام بیانات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ بلجیم میں جرمنوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے دریائے لیسر کو بہت دفعہ عبور کیا۔ لیکن پیشقدمی کرنے میں ناقابل رہے بہت سے گولہ باری سے تباہ ہوئے اور بہت سے دریا میں غرق ہو گئے۔

کیا جرمن کیلے پر قابض ہو سکتے ہیں۔ ٹائمز اپنے لیڈر میں بیان کرتا ہے کہ جرمن کیلے پر فلینڈرز کے واٹر کورس کو مردہ افواج سے بھر کر بھی قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہینگے اور ہمارا خیال ہے کہ وہ عنقریب بہت سا نقصان اٹھائینگے

سرکاری طور پر بیان ہے۔ اراس اور نیو پورٹ کے درمیان جرمنز کے حملے زیادہ شدید نہ تھے۔ متحدہ افواج اپنی حالت پر بدستور قائم ہیں

بیلگارڈ کا تار مظہر ہے کہ جرمنی کا علاوہ تمام افواج کو جو جرمنی اور بلجیم سے ڈکسموڈ کے نزدیک جمع کرنے کے لئے بلا رہی ہیں شمالی ساحل کی لڑائی کے بعد جو قیدی بھیجے ہیں ان میں سے بہت ابھی بالکل نوجوان ہیں۔

ایک جرمن جنرل قید۔ واپس ہونے کا بگل سنتے ہی پیچھے بھاگ نکلے اور انگریز سنگین چڑھا کر جرمنوں پر جھپٹے بہت خونریزی ہوئی غنیم بھاگ کر رُولر کو چلا گیا۔ انگریزی فوج نے ایک بیٹری اور کئی مشین والی توپیں پکڑ لیں اور ہزاروں جرمن جوان قید کئے جنمیں ایک جرنل بھی تھا۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و ایڈیٹر و پبلشر کے ذریعہ شائع ہوا۔

جنگِ یوروپ

ترکی اور جنگ یورپ (لنڈن ۲۷ر اکتوبر) قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ متحدہ سپاہ کی کامیابی اور روسیوں کی فتح کے باعث جرمنی ترکوں پر جنگ میں شریک ہونے کا پہلے سے زیادہ زور ڈال رہی ہے مگر باب عالی دوستانہ ثلاثہ روس برطانیہ فرانس کے سفیر کو اپنے بے تعلقی کا یقین دلا رہا ہے ؛

باغی مارٹس مجروح ہو گیا (لنڈن ۲۷ - اکتوبر) مارٹس نے جس نے جنداروہ نہ ہوئے - جنوبی افریقہ میں بغاوت کی تھی شکست کھائی اور مجروح ہو گیا اور جرمن علاقہ کو بھاگ گیا ہے ؛

بلجیم میں لڑائی - لنڈن ۲۷ - اکتوبر - ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار فرانس جس نے پچھلے ہفتے بلجیم کے معرکوں کی حوصلہ افزا کیفیت بھیجی تھی - اب تک خوشگوار امیدیں لگائے بیٹھے ہیں وہ کہتا ہے کہ ساحل بلجیم پر قبضہ کرنا جرمنوں کے لئے ناممکن ہو گیا ہے - اور انہوں نے اپنی ساری سپاہ ڈنڈنٹے سے لیل کے جنوب کو بھیجدی ہے ؛

جرمنوں نے رولر کو لوٹ لیا - لنڈن ۲۷ - اکتوبر - ڈیچ عبارات بیان کرتے ہیں کہ جرمنوں نے رولر اور قرب وجوار کے دیہات کو لوٹ لیا ہے - اور ایک ہزار آدمیوں کو تہ تیغ کر دیا

البانیہ کی مخدوش حالت - لنڈن ۲۷ - اکتوبر - روما سے خبر آئی ہے - اٹلی کے جنگی جہازوں سے دلونہ میں اٹالین سپاہ اتار دی تاکہ بیرس والوں کے حملوں سے باشندوں کو بچایا جاوے - ساحلوں کی چوکیداری ہو رہی ہے تاکہ ناجائز اسلحہ بھیجکر البانیہ کی حکومت خود اختیاری کو نقصان نہ پہنچے ؛

بلجیم والوں کو متحدہ افواج کی کمک - (لنڈن ۲۷ر اکتوبر) ہیور (بلجیم) میں سرکاری اعلان ہوا ہے کہ اتوار کی شام کو سینچر کی نسبت اچھی حالت تھی - سینچر کو بلجیم والوں کو دریائے لیسٹر پر شکست ہوئی اور وہ ڈھائی میل پیچھے ہٹ گئے تھے - متحدہ افواج کی مدد پہنچ جانے پر دریائے مذکور پر انہوں نے متعدد مقامات پر پھر تصرف کر لیا - نو دن بلجیم والوں کے دس ہزار آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے - جرمن نقصان زیادہ ہوا ؛

متحدہ افواج کی تسلی بخش حالت (لنڈن ۲۷ - اکتوبر) پریس بیورو اطلاع دیتا ہے کہ متحدہ افواج کی حالت ہر طرح اچھی ہے اور لڑائی مسلسل جاری ہے چنانچہ بہت سے قیدی ہم نے پکڑے ہیں - اور نیز ہمارے ایک ڈویژن نے دو توپیں بھی گرفتار کر لی ہیں ؛

وارسا کی دیواروں کے سایہ میں جنگ (لنڈن ۲۷ - اکتوبر) جرمن اطلاع بیان کرتی ہے کہ وارسا کی دیواروں کے سایہ میں لڑائی ہو رہی ہے اور ہوائی جہازوں سے گولے پھینکے جاتے ہیں چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ وارسا کے باشندے بھاگ رہے ہیں ؛

نیوپورٹ پر جرمنوں کی گولہ باری - (لنڈن ۲۷ - اکتوبر) پیرس میں کل رات کے گیارہ بجے اعلان ہوا ہے کہ نیوپورٹ پر جرمن شدت سے گولہ باری کر رہے ہیں اور نیوپورٹ وڈکسمنڈ کے مابین متحدہ افواج کے مرکز پر بغیر کسی نتیجہ کے حملہ کر رہے ہیں - لابسی اور دریلٹے سوی کرابین بھی رات کو حملے ہوتے رہے ہیں - جو سب پسپا کئے گئے ؛

متحدہ افواج کی پیشقدمی (لنڈن ۲۷ر اکتوبر) پیرس کی خبر ہے کہ یہ امر چنداں اندیشناک نہیں ہے کہ جرمن دریائے لیسٹر کو عبور کر آئے ہیں - کیونکہ آج متحدہ افواج نیوپورٹ اور بیپرس کے درمیان اور اس کے مشرق کی طرف بڑھ رہی ہیں ؛

بوکس پر روسیوں کا دوبارہ قبضہ (لنڈن ۲۷ر اکتوبر) پٹرو گریڈ سے خبر آئی ہے - بوکس کو روسی سپاہ نے دوبارہ جرمن فوجوں سے چھین لیا ہے اسوجہ سے وارسا کے مغرب - ۸ میل تک پولینڈ کا علاقہ غنیم سے خالی ہو گیا ہے (جرمنوں کا اعلان دوبارہ قبضہ وارسا بے بنیاد اور ناقابل اعتبار معلوم ہوتا ہے)

ہندی سپاہ کی آسایش کی فکر - اخبار ٹائمز ایک لیڈنگ آرٹیکل میں جو کچھ ہندی سپاہ کے آرام و آسایش کے لئے کیا جا رہا ہے تفصیلی کیفیت بیان کیگئی ہے اور کہتا ہے کہ یہ ہمارا فرض منصبی اور خاص آرزو ہونی چاہیئے کہ ہماری ہندی سپاہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے - ہم سے جو کچھ بن سکتا ہے کرنے میں ذرا بھی دریغ نہیں ہوگا ؛

برٹش جنگی جہاز کی غضبناک گولہ باری (لنڈن ۲۷ر اکتوبر) ڈاور سے خبر آئی ہے کہ کروزر فورسائٹ نے معرکہ ٹریفالگر کی سالگرہ کے دن کمال کیا - بارہ گھنٹہ تک گولہ باری کرتا رہا جرمنوں کے مورچوں اور نیوپورٹ و مڈل کرک کے درمیان جرمن باتریوں پر ایک ہزار گولے پھینکے گئے - فورٹ بلاد ساحل سمندر سے ۲ میل تھا - اور خشکی پر تین میل کے اندر جرمن مورچوں پر گولہ پھینکے بارہ گھنٹہ تک فوجی سپاہیوں کو خوراک نصیب نہیں ہوئی اس سے ایک جرمن باتری اور ایک پل کا سامان اور گولہ بارود کا ذخیرہ تباہ کیا - اور نیوپورٹ سے غنیم کو بھگا دیا - جرمن ہوائی جہاز نے ہر چند گولہ باری کیلئے پتہ دیا مگر جرمن کامیاب ہوئے - چار ہزار جرمن مجروح و مقتول ہوئے اور قرب وجوار میں آگ لگ گئی ؛

خوفناک معرکہ میں ایک جرمن رجمنٹ برباد - (لنڈن ۲۷ - اکتوبر) پیرس سے خبر آئی ہے کہ پچھلے دنوں کی طرح میدان کارزار میں معرکے ہو رہے ہیں نیوپورٹ اور دریائے لی کے درمیان سخت لڑائی ہو رہی ہے - جرمنوں نے ڈکسمنڈ اور نیوپورٹ کے درمیان نہر اسر کو عبور کر لیا - لیل کے جنوب اور مغرب میں جو خوفناک حملے جرمنوں نے کئے تھے وہ سب کے سب پسپا ہوئے - انبر اور ارگون کے درمیان کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی - البتہ کرون اور سائسن کے خط میں متحدہ سپاہ نے کچھ کامیابی حاصل کی ؛

برطانیہ میں جرمن اور آسٹریائی باشندوں کی گرفتاری - پایونیر کو ولایت سے خبر ملی ہے کہ برطانیہ میں جو جرمن یا آسٹریائی باشندے رہتے ہیں انکی گرفتاری کا حکم نافذ کیا گیا ہے بلکہ گرفتار ہو رہے ہیں تاکہ انہیں ایک جگہ قید کر دیا جاوے جو فوجی خدمت کے قابل ہیں وہ قید کئے جائینگے - اور باقیوں کی پولیس نگرانی کریگی - اور جہاں جرمن یا آسٹریائی باشندوں کو جانے کی اجازت نہیں وہ بھی وسیع کر دیا گیا ؛

وارسا پر جرمن بم (لنڈن ۲۵ - اکتوبر) ایک جرمن ہوائی جہاز نے وارسا پر بم گرائے تھے - ان سے ۱۰۸ - آدمی مجروح ہوئے - اور ان میں صرف نو سپاہی تھے باقی بہت سے بچے اور اہل شہر تھے ؛

جرمنوں کا اعلان (لنڈن ۲۶ - اکتوبر) جرمنوں نے ایک اعلان نافذ کر کے یہ طوفان باندھا ہے کہ وارسا پر جرمن سپاہ قابض ہو گئی ہے ؛

جرمن فتح کی خبر - پایونیر کو لنڈن سے خبر ملی ہے - جرمن سرکاری بیان ہے کہ لیل کے مغرب میں جرمنوں نے دو ہزار انگریز جوان معہ چند چرخی دار توپوں کے گرفتار کئے ؛

ایک فرنچ ہوائی جہاز کا کارنامہ (لنڈن ۲۶ - اکتوبر) ایک فرانسیسی ہوائی جہاز نے ایمنز کے مشرق میں تعاقب کر کے ایک جرمن ہوائی جہاز کو گرفتار کیا - اسکے پائلٹ اور مشین چلانے والے پاس بہادری کا تمغہ تھا ؛

بردون پر جرمن بم - ایک جرمن ہوائی جہاز نے بردون پر بم گرائے ایک سے ایک گھر کی چھت گر گئی - دوسرا پھٹا نہیں اور باقی دریا میں پڑے

جنرل ہیگ کی وفات - جنرل سر چارلس ہیگ کا انتقال ہو گیا ہے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ یکم نومبر ۱۹۱۴ء

مسلمان کیوں تنزل میں آئے

ہر چہ آمد ایں ہمہ از قامت ناساز ماست
ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نبود

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں قوموں کے بننے اور بگڑنے کے احوال بیان فرمائے ہیں جن باتوں سے کوئی قوم معراج کمال کو پاتی ہے وہ بھی بیان کر دیں اور جن سے کوئی معرض زوال میں آئے وہ بھی لکھدیں۔ چنانچہ یہود نے جب حضرت موسیٰ سے لن نصبر علیٰ طعام واحد کا عذر کیا اور فاتح قوم بننے سے انکار کر دیا تو انکے بارے میں ارشاد ہوتا ہے اھبطوا مصراً یعنی جاؤ اسی مصر میں اور پھر وہیں جہتے کماؤ اور یہ سب چیزیں جو تم مانگتے ہو وہاں موجود ہیں تمہیں باہر جنگل میں اسلئے لایا گیا تھا کہ تم آزاد رہکر غلامی کی خو بو کو چھوڑ دو اور تم میں بجائے جبن و بزدلی کے کچھ مردمی و ہمت پیدا ہو لیکن تم اسے پسند نہیں کرتے۔ تو پھر اسی مصر میں چلے جاؤ جہاں سے تمہیں نکال کر لایا گیا۔ آخر جب انعام باری لینے کے قابل انہوں نے اپنے آپ کو نہ بنایا تو انپر ذلت اور محتاجی لپیٹ دی گئی کیونکہ اس کا باعث یہی فرمایا ذٰلک بانھم کانوا یکفرون بآیٰت اللہ ویقتلون النبیین بغیر الحق ذٰلک بما عصوا و کانوا یعتدون یہ اسلئے ہوا کہ انہوں نے اللہ کے نشانوں کا انکار کیا۔ خدا کے راستباز بندوں کے قتل کے درپے ہوئے اور بغیر کسی حق کے ان سے مقابلہ کی ٹھانی اور یہ سب باتیں پیدا ہوئیں۔ گناہ اور سرکشی اور حد سے بڑھنے سے پس خدا تو کسی پر ظلم نہیں کرتا آدمی خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب لوگ اپنی حالتیں ایسی بنا لیتے ہیں کہ انعام الٰہی کے قابل نہ رہیں تو وہ عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے چنانچہ فرمایا ذٰلک بان اللہ لم یک مغیراً نعمۃ انعمھا علیٰ قوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم و ان اللہ سمیع علیم (اللہ تعالیٰ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم پر انعام کی ہو بدلنے والا نہیں جب تک کہ وہ اس چیز کو نہ بدل دیں جو انکے دلوں میں ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے) اب اللہ کی کسی قوم سے رشتہ داری تو نہیں جب مسلمانوں نے بھی ایسے ہی کام کئے تو ان سے بھی وہ نعمتیں چھین لیں جن سے وہ تمام جہان کی قوموں پر ممتاز کئے گئے تھے ہندوستان کی ایک سلطنت کا بزبان مولوی عبدالحلیم صاحب شرر ذکر کرتا ہوں جسے پڑھکر آپ پر واضح ہو جائیگا کہ مسلمانوں سے اگر سلطنت کا انعام چھینا گیا تو خدا نے ظلم نہیں کیا بلکہ حالات ہی ایسے تھے لکھنؤ کی سلطنت غازی الدین حیدر کا زمانہ

"اس سے پہلے بیگم صاحبہ نے امام صاحب العصر کی چھٹی کی رسم قرار دی جس میں اگر یہ ہوتا کہ کسی محفل میں امام ممدوح کے حالات بیان کر کے ثواب حاصل کر لیا جائے تو مضایقہ نہ تھا مگر نہیں یہاں ہندوؤں کے جنم اشٹمی کی رسم کے موافق پورا زچہ خانہ مرتب کیا جاتا اسکے بعد یہ ترقی ہوئی کہ صحیح النسب سیدوں کی خوبصورت لڑکیاں لے کے ائمہ اثنا عشر کی بیبیاں قرار دی گئیں جنکا نام اچھوتیاں رکھا گیا۔ اور جب وہ اماموں کی بیبیاں تھیں تو پھر انکے ہاں اماموں کی ولادت بھی ہوتی اور بارہوں اماموں کی ولادت کی تقریبیں بڑے کروفر کے ساتھ منائی جانے لگیں"

"نصیر الدین حیدر عورتوں میں رہتے رہتے اس قدر زنانہ مزاج پیدا ہو گئی تھی کہ عورتوں کی سی باتیں کرتے اور عورتوں ہی کا سا لباس پہنتے زنانہ مزاجی کے ساتھ مذہبی عقیدہ نے یہ شان پیدا کر دی کہ ائمہ اثنا عشر کی فرضی بیبیاں (اچھوتیاں) اور انکی ولادت کی تقریبیں جو انکی ماں نے قائم کی تھیں۔ انکو اور زیادہ ترقی دیدی یہانتک کہ ولادت ائمہ کی تقریبوں میں خود حاملہ عورت بن کے زچہ خانہ میں بیٹھتے چہرے اور حرکات سے وضع حمل کی تکلیف ظاہر کرتے اور پھر جو ایک فرضی بچہ جنتے جسکے لئے ولادت چھٹی اور نہان کے سامان بالکل اصل کے مطابق کئے جاتے یہ تقریبیں اسقدر زیادہ تھیں کہ سال بھر بادشاہ کو انہیں سے فرصت نہ ملتی۔ سلطنت کی طرف کون توجہ کرتا"

جہاں یہ حالات ہوں تو پھر بادشاہی کی نعمت جو کہ خاص انعام الٰہی ہے کیونکر رہ سکتی تھی خدا نے ایک ایسی قوم کو یہ سلطنت دیدی جو ہر طرح اسکی اہل تھی چنانچہ لکھا ہے کہ صاحب رزیڈنٹ نے کمال مہربانی سے لاٹ صاحب کا تحریری فرمان دکھایا کہ معتمد جان تخت کو خالی کر دیں اور نصیر الدولہ تخت پر بٹھائے جائیں۔ مگر کچھ پروا نہ کی گئی آخر دس منٹ کی مہلت ملی پھر حالت کسی کے کالا ہے جو جنبش کرے یکایک توپوں نے اپنا کام شروع کیا اور اسوقت دربار کی بھاگ گئے اور جو طائفہ مجرئی کر رہا تھا (یہ اسلامی سلطنت کا حال تھا) اسکے بھی کئی آدمی زخمی ہوئے غرض جو کچھ ہوا یہ دکھانے کے لئے نقل کیا کہ ہمارے تنزل کے اسباب خود ہمارے اندر پیدا ہوئے کسی غیر کی طرف سے نہیں اور کوئی ظلم نہیں ہوا بلکہ جو کچھ ہوا بجا ہوا۔ اور خدا کے خاص منشاء کے ماتحت ہوا

یہ تو جسمانی سلطنت کا حال ہے اور یہ دین کے لئے کوئی لازم و ملزوم بھی نہیں پھر روحانی سلطنتیں بھی تاخت و تاراج ہونی شروع ہوئیں آخر خدا کی رحمت نے ہماری دستگیری کی اور جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے ایک نبی نے مبعوث ہو کر بتایا۔ کہ تم اپنی حالت کو سنوارو۔ تا دینی و دنیوی انعامات سے بہرہ یاب ہو کیونکہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم ایک اٹل قانون ہے لیکن بجائے اسکے کہ اس نعمت کی قدر کیجاتی مسلمانوں نے اسکی اور بھی مخالفت کی حالانکہ سب سے بڑا انعام جو کسی قوم پر ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ اس میں نبوت ہو مگر مذاق ایسے بگڑ چکے ہیں دماغ ایسے خراب ہیں کہ جیسے یہود نے حکومت کو ناپسند کر کے لہسن اور پیاز کی درخواست کی اسی طرح ہمارے مسلمانوں نے نبوت سے ناک بھوں چڑھائے اور اسی حالت میں رہنا پسند کیا کہ نہ خدا سے ہمکلامی کا شرف ہو اور نہ روحانی ثمرات سے کام و جان کو تازہ کریں حالانکہ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مولیٰ کو راضی کریں تو اسکے لئے سوائے اسکے کوئی اور تدبیر نہیں کہ وہ اس کے فرستادہ پر ایمان لائیں کیونکہ وہ اس وراء الوراء ہستی کی رضامندی کی راہیں صرف اسی کے ذریعے معلوم ہو سکتی ہیں مبارک وہ جو کہ اس تھوڑے وقت کو بہت جانیں اور اپنی ترقی کے حقیقی اسباب بہم پہنچائیں وفقنا اللہ وایاکم لنا ئید الحق ٭

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

مسئلہ بروز اور تناسخ

نمبر ۳

ازمیاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور

(گذشتہ سے پیوستہ)

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگرچہ تکمیل ہدایت ہو گئی جیساکہ آیت الیوم اکملت لکم ۔ ونیز آیت یتلو صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ ۔ اسپر گواہ ہے لیکن اس وقت تکمیل اشاعت ہدایت بوجہ عدم حصول اسباب اشاعت غیر ممکن تھی ۔ پس اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایسے ایک زمانہ پر ملتوی کر دیا ۔ جسمیں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے ۔ اور بری اور بحری مرکبات نکل آئے ۔ جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں اور کثرت مطابع نے بھی اشاعت کے لئے سہولتیں پیدا کر دیں ۔ سو ایسے وقت میں حسب منطوق آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ۔ اور نیز حسب منطوق آیت قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت پڑی ۔ اور ان تمام خادموں نے جو اشاعت کے لئے ضروری تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل وجان سرگرم ہیں ۔ آپ تشریف لایئے ۔ اور اس اپنے فرض منصبی کو پورا کیجئے ۔ جو آپ کے ذمہ ہے یعنی یہ کہ آپکا دعوےٰ ہے کہ میں تمام کافۃ الناس کے لئے آیا ہوں پس یہ وقت ہے کہ آپ اپنے فرض منصبی کو پورا کریں ۔ لیکن چونکہ سنت اللہ کے خلاف ہے اسقدر خلود آپکے لئے غیر ممکن تھا کہ آپ اس آخری زمانہ کو پاسکتے ۔ اور یہ بھی غیر ممکن تھا کہ آپ کی رُوح کسی میں حلول کر آتی ۔ کیونکہ ایسا ہونا بھی قرآن شریف کے صریح مخالف ہی مگر دوسری طرف یہ بھی لازم تھا کہ آپ اپنے فرض منصبی کو حسب وعدہ الٰہی پورا کرتے ۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے حسب وعدہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ۔ آخری زمانہ میں یعنی اس زمانہ میں ایک نبی کو پیدا کیا جو بروز محمدؐ ہے یعنی جمیع کمالات محمدیہ ہے ۔ نبوت محمدیہؐ اسکے آئینہ ظلیت میں منعکس ہے یا دوسرے لفظوں میں جو اپنی خو اور روحانیت کے رُو سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ٹکڑا ہے یا یوں کہو کہ گویا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو اس کی بروزی صورت اختیار کر کے حسب وعدہ الٰہی اپنے دوسرے فرض منصبی اشاعت ہدایت کیلئے پھر مبعوث ہوئی ہیں پس وہ لوگ جو ہمیں ملزم کرتے ہیں کہ ہم نے کیوں مرزا غلام احمدؑ کو نبی کریمؐ کا بروز اتم مانا انکو چاہیئے کہ پہلے خدا کو پوچھیں کہ کیوں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کی ۔ یہ سراسر بہتان ہے کہ ہم تناسخ کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود یا روح کو میرزا غلام احمدؑ کے وجود یا رُوح میں مانتے ہیں ہاں بے شک حسب وعدہ الٰہی ہم مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے ۔ اور یقیناً آئے ۔ اور آپ کا آنا بروز کے طور پر تھا نہ کہ حقیقت کے طور پر ۔ جیساکہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے باپ ہونے کی نفی کی ہے ۔ لیکن بروز کی خبر دی ہے ۔ اگر بروز صحیح نہ ہوتا ۔ تو پھر آیت کریمہ واٰخرین منھم میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے ۔ اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہی پس جس نے نبی کریمؐ کے بروزی طور پر پھر دوبارہ دنیا میں آنے سے انکار کیا اس نے درحقیقت حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا ۔ آیت واٰخرین منھم میں ایک لطافت بیان سے یہ ہے کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا ۔ جو صحابہ میں سے ٹھہرائی گئی لیکن اس جگہ اس مورد بروز کا تصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے ۔ اس ترک ذکر سے یہ اشارہ مطلوب ہے کہ مورد بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے اس لئے اس کی بروزی رسالت و نبوت سے مہر ختمیت نہیں ٹوٹتی ۔ پس آیت میں اس کو ایک وجود منفی کی طرح رہنے دیا اور اس کے عوض پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا ہے ۔ لیکن تناسخ میں اس کے بالکل الٹ ہوتا ہے کیونکہ مورد تناسخ کا وجود منفی نہیں ہوتا بلکہ صاحب تناسخ منفی ہو جاتا ہے ۔ پس اگر کوئی خدا ہے اور یقیناً ہے اور اگر اس کی کلام قرآن مجید حق ہے اور یقیناً حق ہے ۔ اگر وہ اپنے وعدوں میں سچا اور وفادار خدا ہے ۔ اور یقیناً سچا اور وفادار خدا ہے تو پھر چاہیئے کہ حسب وعدہ واٰخرین منھم ضرور کوئی بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو ۔ پس اس نے مسیح موعود کو بھیجا ۔ اور اس کو کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا اور ظلی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھ دی تاکہ ایک معنی سے اسپر نبی اللہ کا لفظ صادق آئے اور دوسرے معنوں میں ختم نبوت محفوظ رہے ۔ اور نبی ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ وہ بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ بروزی صورت پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ تصویر اپنے اصل کے ہر ایک کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو پس حق اور سچ یہی ہے ۔ کہ وہ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم جو آج سے ۱۳۰۰ برس پہلے عرب کی سرزمین میں جلوہ گر ہوا تھا ۔ آج حسب وعدہ الٰہی واٰخرین منھم وہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے آج قادیان میں رونق افروز ہوا ہے ۔ وہ آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مطابق اس زمانہ میں ”دنیا میں ایک نبی“ کی حیثیت سے کھڑا ہوا ہے ۔ اور جس کا نبی ہونا بموجب اس آیت کریمہ محولہ بالا کے ہرگز ہرگز ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ جو کوئی بروز کی حقیقت کو سمجھ لیگا ۔ اور آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم پر ایمان رکھتا ہوگا اس کے لئے بعد خاتم النبیین حضرت مسیح موعودؑ کا نبی اور رسول ہونا ہرگز مشتبہ نہیں رہیگا ۔ مبارک وہ جو اسپر ایمان لاوے ۔ تا ہلاک ہونے سے بچے ۔

الغرض بروز کی حقیقت تناسخ سے بالکل جدا ہے ۔ اندھا ہے وہ جو بروز کو تناسخ سے تعبیر کرتا ہے ۔ اور شقی ہے وہ جو مسیح موعودؑ کے بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر معترض ہے حالانکہ وہ خود ایک مُردہ مسیح کی آمد ثانی کا انتظار کر کے تناسخ کو رواج دیتا ہے اور رجعت حقیقی کا قائل ہے اور جس کا جواب وہ دہ ہے وہ ہیں اس کا قصوروار بتلاتا ہے اور اپنا بوجھ دوسروں پر ڈالتا جاتا ہے کیا وہ ہمیں بتا سکتا ہے کہ ایک مُردہ مسیح کس طرح دنیا میں آویگا ۔ آپ لوگ مسیح کو زندہ ثابت کرتے کرتے مر بھی جاویں تو وہ انشاء اللہ کبھی زندہ نہ ہوگا وُہ مر چکا اور یقیناً مر چکا اب اس کی آمد کی اُمید لاحاصل ہے ہاں بروزی صورت سے ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

استفسار

میرا ارادہ ہے کہ ملائکہ کے متعلق ایک مفصل مضمون لکھوں اور فرشتوں کے وجود پر ایک سیر کن بحث کی جاوے اس لئے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق جس قدر کسی صاحب کو واقفیت ہو۔ مجھے اس سے مطلع فرمادیں۔

۱ - فرشتے کیا چیز ہیں۔ یعنی حقیقت میں ایک مستقل وجود ہیں یا محض خواص اور قوٰی ؂

۲ - فرشتوں کا ذکر۔ توریت۔ انجیل۔ وید۔ ژند وستا وغیرہ میں کس طرح پر آیا ہے ؂

۳ - قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں فرشتوں کے وجود پر کیا دلائل دیئے گئے ہیں ؂

۴ - قرآن اور حدیث میں فرشتوں کے کیا کام بتائے گئے ہیں ؂

۵ - عقلاً فرشتوں کا کیا ثبوت ہے ؂

۶ - فرشتوں کے وجود پر کیا کیا اعتراض کئے جاتے ہیں اگر جواب بھی معلوم ہو تو ساتھ ہی لکھیئے گا۔ ورنہ صرف اعتراض ؂

سید محمد اسحٰق

ایک لائق نوجوان مسلمان

اخبار سٹیسمین میں ایک لائق نوجوان مسلمان مسٹر حمید کی چھٹی شائع ہوئی ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ تمام نوجوان مسلمان اس کا مطالعہ کریں۔ مسٹر موصوف اپنی چھٹی میں تحریر فرماتے ہیں "میں آپکے نامہ نگار کی اس ہمدردانہ اور با اصول تجویز کی تائید کرتا ہوں جو اس نے بقر عید کے زرچندہ کو جو قربانی فنڈ کے نام سے جمع کیا گیا ہے۔ انڈین ریلیف فنڈ میں دیئے جانے کی تجویز پیش کی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک شخص مسمی حاجی عبدالحلیم نے اس کی مخالفت کی ہے۔ مسلمانوں میں اگرچہ اس وقت بھی بہت سی ایسی باتیں رائج ہیں جو پرانے عربوں کی یاد دلاتی ہیں اور جن کے خلاف ایک قسم کا سول وار تیسرے خلیفہ کے عہد میں ہو چکا ہے۔ مثلاً سنگ اسود کو بوسہ دینا۔ سر منڈوانا۔ حج کے موقعہ پر بغیر سلے کپڑے پہننا وغیرہ وغیرہ ایسی باتیں جو مسلمانوں پر شرعاً عاید نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ ہی قرآن شریف میں انکی کوئی منظوری دیگئی ہے۔ اسی طرح قربانی بھی مسلمانوں کے لئے کوئی فرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ اس کے کرنے کے لئے مجبور کئے گئے ہیں یہ سب زمانہ جاہلیت کی باتیں ہیں جو کٹر مذہبی علماؤں کے جنون نے ہمیشہ قدرت کے خلاف دلیل کے خلاف اور عقل عامہ کے خلاف جنگ کی ہے۔ رائج کردہ ہیں اور یہی توہمات ہندوستان کے مسلمانوں کی گراوٹ کا باعث ہوئے ہیں۔ چنانچہ ۱۸۵۶ء میں مذہبی توہمات وہابیوں کی شورش کا باعث ہوئے تھے۔ اس لئے میں حاجی صاحب کو مطلع کرتا ہوں کہ نئی نسل کے نوجوان تعلیم یافتہ مسلمان اب ان دقیانوسی پرانے خیالات کے موید نہیں ہیں"

الفضل - اس قسم کے نام نہاد مسلمانوں نے اسلام کو بدنام کر دیا ہے۔ اگر ماں باپ اپنے بچوں کی مذہبی تعلیم کا خیال رکھیں تو یہ دن ہاں ماتم کا دن کیوں دیکھنا پڑے اس نوجوان نے اگر ایک بار قرآن شریف کی شکل بھی دیکھی ہوتی تو وہ ایسی جہالت آمیز باتیں کیوں کرتا۔ فیا اسفی علے قوم ضلوا بعد اذ جاءھم ھدیٰ

ضرورت

مدرسہ احمدیہ میں ایک استاد کی ضرورت ہے جو عربی میں مولوی فاضل کی لیاقت رکھتا ہو اور انگریزی میں انٹرنس تک تعلیم پاچکا ہو درخواستیں صرف احمدیوں کی آنی چاہئیں متعلقہ امور کی بابت خط و کتابت افسر مدرسہ احمدیہ قادیان سے ہو ؂

جرمن سفیر اور ایک امریکن متمول

ایم کلسنو جو ایک قابل اور معتبر آدمی ہے۔ واشنگٹن میں جو گفتگو دربارہ مصالحت مابین جرمن سفیر اور ایک متمول امریکن ہوئی۔ ذیل کے الفاظ میں اسطرح شائع کرتا ہے کہ:-

موخر الذکر نے جرمن سفیر سے دریافت کیا کہ جنگ کے اختتام پر جرمنی فرانس کے ساتھ کیا برتاؤ کرے گا۔ جرمن سفیر نے جواب دیا کہ جرمنی اس کی تمام نوآبادیوں اور فرانس کے وہ مقبوضات پر جو سینٹ وولری اور اوکس لیون کے مشرق میں واقع ہیں تمام پر قابض ہوگا۔ علاوہ اس کے فرانس جرمنی کو ساٹھ ارب روپیہ بطور مصارف جنگ کے ادا کرے گا۔ اور ایک عہدنامہ مرتب ہوگا۔ جس کی رو سے فرانس ۲۵ سال تک جرمن اشیاء کی فروخت بلا ٹیکس اور بغیر تبادلہ کے منظور کریگا۔

مزید بریں فرانس ۲۵ سال تک فوج کی بھرتی کے لئے سامان رسد ۳۰ لاکھ بندوقیں ۳ ہزار توپیں ۴۰ ہزار گھوڑے جرمنی کو دیگا۔ اور مناسب حقوق بھی جرمنی کو فرانس میں حاصل ہونگے۔

اس عہدنامہ کی رو سے فرانس کو جرمنی کے ساتھ اتحاد قائم کرنا ہوگا۔ جرمن انگلستان کو کچلنے کی خاطر روس کو اپنے ساتھ ملائیگا۔ اسپر انگلستان روس کے خلاف ہو جائیگا۔ اور انگلستان پھر جرمنی سے مدد کے لئے درخواست کریگا ؂

احسن طریق تبلیغ

"ہماری قوم کے قیام کی اصلی غرض مسلمانوں کے عقائد فاسد کو دور کرنا اور غیر مسلموں کو راہ راست پر لانا ہے۔ چند مخصوص آدمیوں کا کام نہیں کہ اس عظیم الشان کام کو سر انجام دیں بلکہ چاہیئے کہ ہماری قوم کا فرد فرد بچہ بچہ مبلغ کی حیثیت اس کام میں سرگرمی کر لگجائے ہر احمدی کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ایک شہری اپنے شہر میں اور ایک گاؤں کا رہنے والا اپنے گاؤں میں دفتر کا ملازم اپنے دفتر میں کالجیٹ اپنے کالج میں اور ایک تاجر اپنے حلقہ تجارت میں بات چیت اور اپنی نیک نمونہ سے خلق اللہ تک کلمۃ الحق پہنچا دے۔ قوم کا یہ خیال کہ مبلغ ہی اس کام کو پورے طور پر انجام دیں موجودہ حالت کے ماتحت بہت مشکل ہے اللہ تعالےٰ وہ دن بھی لائے اور اسلام میں وہ ارواح پیدا ہو جائیں۔ جب وہ عیسائی مشنریوں کی طرح ایک خاص ترتیب کے ساتھ صداقت اسلام کو فریضہ تبلیغ پھیلانے پھریں تھوڑے ہیں جنھوں نے اشاعت اسلام کو دینا فرض سمجھا ہے ہم یہاں صوفی دین محمد کا مکتوب جو ایک سیاح ہو اور وہ کرنیلوں سے گفتگو ہے درج کرتے ہیں جس سے احباب کو سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ انکی طرح ہر ایک اپنے وقتوں میں سے کچھ نہ کچھ نکالکر اس نیک کام کو شروع کر دے۔"

میں جاکو کے ٹیلے پر سادھو کو ملنے گیا تھا۔ اسکو میں نے دو تین گھنٹے اچھی طرح تبلیغ کی۔ یہ تو میں سمجھتا تھا کہ اسنے احمدی تو ہو جانا نہیں لیکن میں نے تغیرات زمانہ اور نہ کلنک اوتار اور کرشن اوتار کے پہلو سے بہت اچھی طرح باتیں سمجھائیں اور خدا تعالیٰ کے اوصاف اور تعلقات کے متعلق بہت دیر تک گفتگو کی میری اس تقریر کا اسپر بہت اثر ہوا۔ اور وہ بار بار کہتا رہا کہ دھن ہے تیرے گرو کو دھن ہے تیری ماتا پتا کو دھن ہے دھن ہے میرے پاس لاہور سے بھی ہزاروں آدمی ملتے ہیں اور دوسرے ملکوں سے بمبئی کلکتہ اور بہانک لوگ آتے ہیں انگریز اور ہندو اور مسلمان اور سکھ سبھی قسم کے لوگ آتے ہیں پر آجتک کسی نے مجھے ایسی باتیں نہیں سنائیں۔ جناب صاحب تم تیرے گرو ہو گئے ہو یہ ہستیہ بانیاں ایسی سنی ہیں کہ رشیوں منیوں اور دیوتوں سے سنا کرتے تھے میں تو جناب صاحب آپ کے چرنوں میں لاگون چلوں۔

میری باتوں کے سننے کے بعد میرا وہ بہت ہی ادب کرتا رہا اور بہت لحاظ کے ساتھ کئی بار درخواست کی آپ ہمکو پھر بھی درشن دیں۔ میں نے اسکو کہا کہ آپ اپنے ان راجاؤں اور پہاڑی لوگوں کو کرشن اوتار آنے کی خبر پہنچا دیں۔ اسنے میرے پر ادب کے ساتھ ماتھا رکھکر کہا اے جناب صاحب تم تو ہمارے گرو بن گئے اب تمہاری بانیاں سب کو کہینگے۔

غرض بہت اثر کے ساتھ میں اس سے کئی بار تقاضا کر کے رخصت ہوا وہ مجھے اٹھنے ہی نہ دیتا تھا بلکہ کئی لوگ جو اسکے دیکھنے کے لئے تحفے تحائف لا کر ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے انکی بھی اسنے کوئی پرواہ نہ کی اور کئی انگریز اور لیڈیاں بھی ملنے کو آکر بیٹھی وہ بھی منتظر ہی رہے جب میں وہاں سے چلا تو دور تک میری متابعت کے لئے میرے ساتھ آیا اور بہت سر جھکا کر بڑے ادب سے ہندوؤں کی طرح ماتھا ٹیک کر واپس ہوا

میں یہاں کئی پادریوں کو بھی ملا۔ اور ان سے بہت مسائل پر گفتگوئیں ہوئیں لیکن قریباً سب نے یہی جواب دیا۔ کہ ان مسائل پر ہمنے غور نہیں کیا ہوا پھر آپ کسی وقت ملیں۔

یہاں سلویشن آرمی کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ لکڑ بازار کے قریب ایک بہت عالیشان عمارت پر بورڈ لگا ہوا ہے۔ میں ایک روز اسکے اندر چلا گیا وہاں مجھے ایک آدمی ملا میں نے اس سے کہا کہ میں متلاشی حق ہوں کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں کوئی بڑے افسر فوج یعنی پادری صاحب اسجگہ ہوں تو میں انکی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ مذہبی بات چیت کرنا چاہتا ہوں وہ مجھے ایک کمرے میں لے گئے۔ وہاں جواب ملا کہ اسوقت معاف فرمائیں دفتر کا کام بہت ہے فرصت نہیں پھر ایک دوسرے کمرے میں ایک اور پادری صاحب کے پاس لے گئے وہاں سے بھی ایسا ہی جواب ملا اسکے بعد میرے اصرار پر ایک تیسرے صاحب جو کرنیل تھے اور بڑے مشاق مناظر ہیں چند پادریوں نے تجویز کئے وہ مجھے ملائے گئے انہوں نے فرمایا کہ مجھے فرصت کم ہے لیکن آپ کیا دریافت کرنا چاہتے ہیں میں نے کہا کہ میں صداقت کا تابعدار اور حامی ہوں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ ہندوستان بلکہ سیلون برہما وغیرہ کے لئے نجات دینے کا یہ ہیڈ کوارٹر ہے چونکہ نجات ایک نہایت دلکش اور دلچسپ اور ضروری چیز ہے اور اسکے ملنے کا یہ مرکز کہا جاتا ہے اسلئے میں اس بات کے دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں کہ یہ کیسی نجات ہے کیونکہ اگر کسی صداقت کی بنیاد پر مبنی اور معقول ہو گی تو وہ میرے لئے بھی مفید ہو سکے گی اسپر اس کرنیل نے مجھے جواب میں کہا کہ :۔

کرنیل۔ ہم یہ بات مانتے ہیں کہ یسوع مسیح نے ہمارے لئے موت قبول کی اور کفارہ ہوا۔ اور اسی کا کفارہ ہی نجات کا وسیلہ ہے۔

ع۔ نجات ایک ایسا لفظ ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کسی مصیبت یا دکھ میں مبتلا ہو اور جب اس دکھ سے چھٹکارا پائے تو اس حالت کو نجات پانا کہتے ہیں آپکی مراد کیا ہے ؟ کیا یسوع مسیح کو جس دکھ میں یہودیوں نے ڈالا تھا۔ اور صلیب کی عقوبت کا شکار کیا تھا اس سے نجات پانا مراد ہے یا جو لوگ دنیا میں بیماریوں مصیبتوں جنگوں۔ دشمنوں اور دوسری جسمانی تکلیفوں میں مبتلا ہیں وہ آپکی معرفت انسے نجات پا جاتے ہیں۔ نجات کے لئے دکھ کا وجود پہلے ہونا ضروری ہے اگر دکھ پہلے موجود نہ ہو تو نجات کی کوئی ضرورت نہیں دکھی کو دکھ سے رہائی اور قیدی کو قید سے آزادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن سکھی کو سکھ سے رہائی اور آزاد کو آزادی سے رہائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ ذرا نجات کی تشریح کر دیں۔

نوٹ۔ اسکے بعد مجھے اوپر کی منزل میں ایک کمرے میں لے گیا۔ یہ ایک نہایت وسیع اور عالیشان ہال تھا۔ جس میں بہت اعلیٰ درجہ کی نفیس بنچیں اور کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور درمیان میں ایک سٹیج بنا ہوا تھا۔ ان کرسیوں اور بنچوں پر بڑے تکلف سے گدیاں بچھی ہوئی تھیں۔ اور ہال کو نہایت اعلیٰ درجہ کے پیمانہ پر آراستہ اور پیراستہ کیا ہوا تھا مجھے اوپر لیجا کر ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی کرسی پر بٹھایا اور خود میرے سامنے ایک بنچ پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ یہ ہماری دعا اور عبادت اور وعظ کا کمرہ ہے۔

ع میں نے کہا کہ اب آپ نجات کی تشریح فرمائیے اور یہ بھی فرمائیے کہ آپ کی نجات سے مراد روحانی نجات ہے یا جسمانی نجات۔

کرنیل اسکے جواب میں اسنے کہا کہ انسان کو گناہ کے دکھ سے بچانے کے لئے یہ نجات دونوں قسم کی ہوتی ہے روحانی بھی ہوتی ہے اور جسمانی بھی ہوتی ہے۔ جو شخص خداوند یسوع مسیح کے خون پر ایمان لے آتا ہے وہ روحانی اور جسمانی دونوں نجاتیں پا جاتا ہے۔

ع۔ روحانی نجات عالم محسوسات میں محسوس ہو سکتی ہے ؟"

کرنیل۔ نہیں۔

ع۔ تو پھر نجات کا اثر روحانی سمجھنے کے لئے ہمارے پاس سوائے جسمانی نجات کے کوئی ذریعہ نہ ہوا۔ اگر ہمیں کوئی جسمانی دکھ ہو اور دوسرے کسی ذریعہ سے ہمکو نجات دستیاب ہو جائے۔ تو

پھر ہم یقین کرسکینگے کہ یہ نسخہ ہماری روحانی نجات کے لئے بہی کفایت کرسکیگا۔ لیکن آپنے اس بات کا جواب نہیں دیا کہ جو دکھہ میں گرفتار ہوا اسکو نجات کی کیا ضرورت تھی؟

کرنیل۔ ہر ایک آدمی گناہ کے دکھہ میں گرفتار ہے کوئی خالی نہیں اسلئے ہر ایک کو نجات کی ضرورت ہے اور ہماری مسیح پر بہی نجات کا اثر محسوس ہوتا ہے۔

ع کیا دنیا میں ہر ایک انسان گناہ کے دکھہ میں گرفتار ہوتا ہے اور دکھہ صرف گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

کرنیل۔ ہاں ہے

ع۔ یسوع کہتا ہے کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں کی ہے اس سے مراد اسکی یہ ہے کہ وہ بے گناہ ہوتے ہیں۔ ایسا ہی مریم بے گناہ تھی یسوع مسیح بے گناہ تہا جب ہمارے سامنے ایسے مظاہر موجود ہیں تو پہر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اور بہی بے گناہ ہو سکتے ہیں۔ اور اگر دکھہ صرف گناہوں کے ارتکاب کا نتیجہ ہوتے ہیں تو یسوع مسیح نے کونسا ایسا گناہ کیا تہا کہ اسکو ایسا دکھہ اٹھانا پڑا۔

کرنیل۔ مسیح نے ہمارے گناہوں کے بدلے میں دکھہ اٹھایا۔ اس نے خود اپنے آپکو پیش کیا۔ بچے بیگناہ نہیں ہو سکتے کیونکہ انکو اپنے باپ آدم سے گناہ ورثہ میں ملا تہا اسلئے انکی فطرت میں گناہ ہوتا ہے۔

ع۔ اول تو یہ بات غلط ہے کہ گناہ انسان کو آدم سے ورثہ میں ملا تہا۔ کیونکہ آدم کی سرشت میں گناہ نہ تہا بلکہ آدم بے گناہ جنت میں زندگی بسر کرتا رہا پہر جو اسکے درغلانے سے اس نے پہل کہایا لیکن پہل کہانے کے ساتھہ ہی اسنے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔ اور اس تواتر سے توبہ کی کہ اسکی توبہ قبول ہو گئی اور لکہا ہے کہ توبہ کرنیوالے کا گناہ بخشا جاتا ہے یعنی توبہ کرنے والا گنہگار نہیں رہتا اسکے علاوہ گناہ کی تعریف یہ ہے کہ عمداً حکم کی نافرمانی کیجائے لیکن آدم نے کوئی خلاف ورزی عمداً نہ کی تہی۔ اسکو تو دراصل بہی دہوکے میں آکر کی تہی جب معلوم ہو گئی تو فوراً اسپر بہی اس نے پشیمانی اور توبہ کی اسلئے آدم کو گنہگار رکہنا تو سخت گناہ ہے جو کوئی آدم کو گنہگار کہتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی مریم پاک کو مسیح کی ولادت میں بدکاری کے گناہ کا مرتکب کہتا ہے آپکے پاس آدم کے گنہگار ہونیکا کیا ثبوت ہے۔

کرنیل۔ یہ عجیب بات ہے کہ آپ آدم کو گنہگار نہیں مانتے حالانکہ یہ ساری دنیا کا مسئلہ ہے بہت مسلمانوں کے ساتھ گفتگو کرنیکا موقعہ ہوتا رہا لیکن آجتک یہ کبہی نہیں سنا کہ کسی نے آدم کو بیگناہ کہا ہو۔

ع۔ یہ سب کچھ آپکے قیاسات ہیں اور خیالی پلاؤ ہیں۔ آپ تحقیقات سے ثابت کریں کہ آدم گنہگار تہا اور یہ بہی یاد رہے کہ اگر بفرض محال آپ آدم کو گنہگار ثابت بہی کر دیں تو بہی آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ اس گناہ سے پہلے وہ آپکے نزدیک بہی بے گناہ زندگی بسر کرتا رہا تہا اب جب اسکی پیدائش کے بعد آپکے مسلمات کے رو سے بہی بیگناہی کی زندگی میں وہ قائم رہا تو پہر یہ تو قیاس نہیں ہو سکتا کہ گناہ اسکی سرشت میں تہا اور اسلئے یہ مسئلہ کہ گناہ اسکی اولاد میں جبلتاً اس سے منتقل ہو کر آیا ہے سراسر غلط ہے اور دوسری طرف آپ اسکو گنہگار ثابت ہی نہیں کر سکتے۔

کرنیل۔ یہ باتیں آپکی بالکل نئی ہیں اور میں بڑے کرنیل صاحب کو بلاتا ہوں۔ وہ آپکی بہت اچھی طرح تسلی کر دینگے چنانچہ وہ اٹھکر چلا گیا اور چند منٹ کے بعد ایک اور بڑے صاحب کو اسی جگہ بلا لایا جنکو وہ کہتا تہا کہ یہ بڑے فاضل اور بڑے بہاری عہدہ دار ہیں اور مناظرات سے خوب واقف ہیں اور مسلمانوں کے مذہب کا انہوں نے بہت مطالعہ کیا ہوا ہے۔ غرض وہ آئے اور دونوں بعد معمولی انٹروڈکشن کے بیٹھ گئے۔ میری نسبت ستے یہ بیان کیا کہ یہ کوئی بہت بڑا واقف اور عالم معلوم ہوتا ہے اور عیسائی مذہب کے بعض ایسے مسائل اسنے ایسی وضاحت سے بیان کئے ہیں جنکو میں اس خوبصورتی سے بیان نہیں کر سکتا اور یہ مذاہب کو خوب سمجہتا ہے آپ اسکو کچھ باتیں جو یہ دریافت کرتا ہے سمجہائیں۔

بڑا کرنیل۔ مجھ سے مخاطب ہو کر آپ کیا دریافت کرتے ہیں

ع میں نے اسی بات کا اعادہ کیا؟

بڑا کرنیل۔ یہ بات تو آپ کے مذہب میں بہی مانی ہوئی ہے دیکہو آپکے ہاں یہ آیت ہے کہ لانسان مرکب من السہو والنسیان

ع۔ میں آپکی مذہبی قابلیت کا پیشگی ہی شکریہ ادا کر دیتا ہوں لیکن بہت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ ہمارے قرآن میں اس مضمون کی کوئی آیت نہیں۔ اور حدیثوں میں ایسی کوئی حدیث نہیں جناب کو اپنی تحقیقات اور واقفیت نے دہوکہ دیا ہے یہ ایک جملہ عربی زبان کا ہے جو عربی بولنے والے عیسائیوں کی ایجاد ہے۔ اسلام آدم کو بالکل بے گناہ تسلیم کرتا ہے مریم کو بیگناہ تسلیم کرتا ہے اور بچوں کو بیگناہ تسلیم کرتا ہے اس موقعہ پر ایک یہ بہی عرض کرنا ضروری ہے کہ آپ اپنے مسلمات سے ہی گہیرے میں آجاتے ہیں کیونکہ آپ جب یہ مانتے ہیں کہ آپکے اندر آدم باپ سے دو خاصیتیں فطرت میں ملی ہوئی ہیں یعنے ایک گناہ کرنے کی اور دوسری گناہ نہ کرنے کی تو محض اسلئے آپکو گنہگار نہیں کہا جا سکتا کہ آپکے اندر گناہ کرنے کی قوت موجود ہے حالانکہ آپسے کوئی گناہ سرزد بہی نہ ہوا ہو گنہگار تو آپ اسوقت کہلائینگے جب آپنے اس قوت کو استعمال کر کے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہوگا آپ جیسے کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ آپ میں قوت گناہ کے موجود ہونے کی وجہ سے آپکو گنہگار کہہ سکے اسی طرح آپکو بہی کوئی حق نہیں کہ کسی کو بلا ثبوت ارتکاب گناہ گنہگار ٹہرا سکیں اگر قوت کی وجہ سے گنہگار کہلانا جائز ہے تو پہر آپ لوگونکو بلا تحقیقات جیل میں رکھنا چاہئیے اور بلا تحقیقات جہنم آپکا ملجاد ماوی ہوگا۔

بڑا کرنیل۔ اگر آپ لوگ گنہگار نہیں مانتے تو قربانی کیوں کرتے ہیں

ع میرے فاضل کرنیل صاحب میں ایک دفعہ پہر آپکی مذہبی واقفیت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپکو یہ بات بتانے کی اجازت چاہتا ہوں کہ ہم قربانی کرتے ہیں اسکو کفارہ نہیں کہتے قربانی اور کفارہ میں زمین آسمان کا فرق ہے قربانی لفظ قرب سے مشتق ہے اور چونکہ انسان کی فطرت قرب الہی کے لئے تڑپ رکہتی ہے اسلئے وہ اپنی موجودہ حالت سے ترقی حاصل کر کے قرب الہی حاصل کرنے کے لئے قربانی کرتا ہے یہ قربانی قرب الہی کے حصول کے لئے ایک مشق ہوتی ہے اور اپنے ہاتھہ سے جانور کو ذبح کر کے انسان یہ سبق سیکہتا ہے کہ اپنے حقیقی مالک کا قرب حاصل کرنیکے لئے وہ اپنی تمام مملوکات اور اپنی جان کو بہی بے دریغ قربان کر سکے قربانی کرنیوالا گناہ میں مبتلا نہیں ہوتا اور وہ کسی گناہ کے گڑھے سے نکلنے کے لئے اسکو ذریعہ نہیں بناتا بلکہ وہ آگے بڑھنے کے لئے اسکو اپنا مشقی سبق سمجہتا ہے برخلاف اسکے جو شخص کفارہ دیتا ہے وہ گناہوں کے گڑھے میں افتادہ ہوتا ہے اور ان سے نکلنے اور انکے اثر سے بچنے کے لئے اس ذریعہ کو استعمال کرتا ہے قربانی کے معنے قرب کا ذریعہ اور کفارہ کے معنے ہیں وہ چیز جو گناہ کے اثر کو ڈہانپے۔ اسلئے آپ کا ہماری قربانی سے کفارہ سمجہنا غلطی ہے۔

بڑا کرنیل۔ اچھا آپ کفارہ نہیں مانتے

ع۔ ہماری سمجھہ میں یہ کفارہ جو آپ بیان کرتے ہیں نہیں آسکتا

ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ہمیشہ یہ قانون ہے کسی زیادہ قیمت اور قدر والی جان کو بچانے کے لئے ادنیٰ چیز اگر ضائع کر دی جائے تو ہرج نہیں اور یسوع مسیح تو سب عیسائیوں سے زیادہ قیمتی انسان تھا یہ جائز ہو سکتا ہے کہ تمام عیسائی لوگ اسکی خاطر جان دیدیں لیکن اسکا کفارہ بالکل قانون قدرت کے خلاف ہے۔

بڑا کرنیل - میں سمجھتا ہوں کہ ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں نکل سکتا کفارے کے لئے ایمان کی ضرورت ہے۔

ع - اچھا میں آپکی خاطر یہ باتیں چھوڑ کر دوسری طرف آتا ہوں اب فرمائیے کہ اگر کوئی شخص یسوع مسیح کے اس کفارے کو مان لے تو اسکا اسکو کیا فائدہ ہوگا۔ کیا جو گناہ وہ پہلے کر چکا ہے بخشے جائینگے اور انکے اثروں اور نتیجوں سے وہ بچ جائیگا۔ اور آئندہ گناہ کرنے کی طاقت اس سے سلب ہو جائیگی اور یا اگر وہ گناہ کرے تو اسکا اثر اور نتیجہ اُس تک پہنچیگا۔

بڑا کرنیل - ہاں یہ سب کچھ ہوگا

ع - آپکی شادی ہو چکی ہے اور آپ کی بیوی بھی کفارے پر ایمان رکھتی ہے۔

بڑا کرنیل - ہاں میری بیوی کفارے پر بڑا مضبوط ایمان رکھتی ہے۔

ع - آپ بھی کفارے پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا آپ دونوں کو آپکے ایمان نے وہی فائدے پہنچائے ہیں گناہ کا اثر مرد پر تو بائبل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ پیشانی کے پسینہ سے روٹی کھائے اور عورت پر دردزہ کی تکلیف آپ دونوں ان مصیبتوں سے رہائی پا گئے ہونگے؟

بڑا کرنیل - جنٹلمین! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہو تو تمام دنیا اسی وقت کفارے کو مان لے۔

ع - پھر کسطرح کفارے کو مؤثر اور صحیح سمجھا جائے۔

بڑا کرنیل - ایمان سے اب وقت ہو گیا ہے مجھے نیچے بلایا گیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ میں نے آپکو کچھ فائدہ پہنچایا ہوگا

ع - ہاں آپ ضرور تشریف لیجا سکتے ہیں لیکن میں افسوس سے کہتا ہوں کہ میں جبکہ نجات کا بھید کوارٹر سمجھکر آیا تھا اور خیال تھا کہ یہاں سے نجات کے متعلق کچھ اچھی معلومات حاصل ہونگی لیکن سوائے اسکے کہ محض خیالی ادعا اور ہوائی قلعوں پر ایک یا تو بکا محل بنا ہوا نظر آیا ہے اور کچھ نہیں دیکھا گیا اور آپکی مذہبی معلومات نے بھی مجھکو شرمندہ ہی کیا ہے

بڑا کرنیل - اب میں آپکو ایک تکلیف دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے آپ ذرا یہاں کھڑے رہیں میں عیسائی طریق پر دعا کروں۔

ع - ہاں بڑی خوشی سے

بڑا کرنیل گھٹنوں کے بل کھڑا ہو گیا اور دعا کرنے لگا کہ اے خدا یہ ہمارا بھائی یہاں آیا ہے اور اسکو تیرے کفارے کے متعلق سمجھایا گیا ہے تو اسکو کفارے کی حقیقت سمجھا دے اور اسکو اپنے دین میں داخل کر ہم تیری بھیڑیں ہیں تو اسکے دل کو نرم کر دے وغیرہ وغیرہ

اسکے بعد وہ کھڑے ہو گئے اور چلنے کو تیار ہوئے تو میں نے کہا آپنے مہربانی کر کے میرے لئے دعا کی ہے اب میں دعا کرنا چاہتا ہوں آپ ذرا کھڑے رہیں اور جہاں میں آمین کہوں آپ بھی آمین کہیں۔

تمام گفتگو انگریزی میں ہوتی رہی اور اب میں نے کہا کہ کچھ دعا عربی میں کرونگا اور کچھ اردو میں اور خاتمہ انگریزی میں چنانچہ وہ کھڑا ہو گیا اور میں نے ہاتھ اٹھا کر نور الحق کے اشعار یا رب بسط علی صدری الخ والی دعائیں پڑھے اور آمین کہی اسنے بھی آمین کہی پھر انگریزی میں دعا کی اور آمین کہی اور اسنے بھی آمین کہی۔

اس دعا میں مسیح موعود کی آمد اور عیسائیوں کی گمراہی کا بیان اور انکے عقائد باطلہ کا اظہار اور مسیح موعود پر ایمان لانیکی ضرورت اور عیسائیوں اور خصوصاً اس کوارٹر میں کام کرنیوالوں کے لئے ہدایت کی دعا کی تھی دعا قریباً ۲۵ منٹ ہوتی رہی۔

یہ میں نے بہت مختصر خلاصہ لکھا ہے تقریریں بہت لمبی ہوتی رہیں چنانچہ ساڑھے تین گھنٹے خرچ ہوئے پھر میں رخصت ہو کر واپس آگیا۔

خاکسار معراج الدین عمر از شملہ ۱۶ اکتوبر

ناظرین الفضل کی توجہ کے قابل

تقریباً ایک ماہ سے درس کی اشاعت میں التوا پڑا ہے اس سے یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے کہ درس کی اشاعت دیدہ دانستہ بند کیگئی ہے بلکہ اسکی وجہ کاپی نویسوں کی قلت ہے ایک کاتب بوجہ خانگی امور رخصت پر گیا ہوا تھا اسے بعض مشکلات ایسی درپیش آئی ہیں کہ وہ ابتک رخصت لیتا جاتا ہے دوسرا بیمار ہے۔ اب صرف ایک کاپی نویس ہے جو اخبار کو جو ہفتہ میں سہ بار شائع ہوتا ہے بمشکل ہی لکھ سکتا ہے اس اکیلے نے اتنا کام کیا ہے کہ اسکی صحت پر بھی اسکا اثر پڑا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا ہی فضل خاص ہے کہ جس نے ان ایام میں اخبار کی باقاعدگی میں بہت فرق نہیں آنے دیا بہت کوشش کیجا رہی ہے عنقریب انشاء اللہ درس بھی مسلسل شائع ہوا کریگا اور کوشش کیجائیگی کہ پچھلی کمی کو بھی پورا کیا جائے ایک اور ضروری گزارش جو میں احباب سے کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بعض احباب کو قیمت اخبار ختم ہونے پر ایک ہفتہ پیشتر وی پی کی بابت بذریعہ کارڈ اطلاع دیجاتی ہے پھر انکے نام وی پی ارسال کیا جاتا ہے بعض دوست وایسی تحریر فرماتے ہیں کہ وی پی نہ کرنا ہم ایکماہ تک چندہ اخبار ادا کر دینگے ہمیں انکے ارادہ کے خلاف کرنا ہرگز منظور نہیں لیکن ایک التجا ضرور احباب کی توجہ کے قابل ہے ایک تو دفتر میں بیقاعدگی پھیلتی ہے دوسرے اخبار کو نقصان پہنچتا ہے ایسے احباب کیلئے ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ان کا پرچہ تا وصولی قیمت امانت میں ر ـــ ہے جو ادائیگی قیمت

والسلام - خاکسار منیجر الفضل